نمائش پسندی

اپنی نیت کاجائزہ لیں!

باسمہ تعالیٰ!

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر، اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر، اور اس پر جو ان سے محبت کرتا ہے، اما بعد!

بے شک اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا سب کچھ جاننے والا ہے جس نے انسان کو زمین پر جانشین مقرر کیا، اس نے اس کے اندر جاتیں اور اس کے ارد گرد دنیاوی ساز و سلمان پیدا کیا تا کہ اپنے لیے اس کی اطاعت اور اپنے احکام کی بجا آواری کا امتحان لے، اور وہ پاک ذات اس کی طرف دیتی، اس کے تمام حالات سے واقف ہے، جیسا کہ رسول کریم ا نے فرمایا: (بلاشبہ دنیا بہت میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالی اس میں ہمیں تم سے پہلے والوں کا جانشین بنانے والا ہے ، پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو...)(رواہ مسلم)، پس انسان اللہ تعالی کی نظر اور ساعت میں ہے، وہ جانتا ہے کہ اس کا نفس اس سے کیا سرگوشیاں کرتا ہے اور وہ اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہے، اس رب جل جلالہ نے اس میٹھی سبز" دنیا کے ساز و سامان میں انسان کے لیے حدود مقرر کر دی ہیں کہ کیا لینا ہے اور کیا چھوڑ دینا ہے، پس اس نے اسے اس چیز کی اجازت دی جو اس نے پسند کی، جس میں آدمی کی اور اس کے آس پاس والوں کے لیے بہتری تھی، اور اس نے اس چیز سے منع کیا جو اسے پسند نہیں، جس میں آدمی کی اور اس کے آس پاس والوں کے لیے بگاڑ تھا، ان چیزوں میں سے جن سے اس کے

رب نے اسے منع کیا جو اسے خراب کرتی ہیں ایک یہ ہے: اس فانی زندگی میں نمود کا شوق اور شہرت کی خواہش، یہ خصوصیت ان لوگوں کی خصوصیات میں سے نہیں ہے جو آخرت کی خواہش رکھتے ہیں، وہ آخرت جو اللہ نے نیک لوگوں کےلیے لکھی ہے جو مسلمانوں کے لیے بازو جھکانے والے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے: { یہ آخرت کا گھر ہم ان کےلیے بناتے ہیں جو زمین میں نہ تکبر چاہتے ہیں اور نہ فساد، اور عاقبت پرہیز گاروں ہی کی ہے} [القصص: 83]، ہیں وہ مسلمان جو متقین والے اپنے انجام کا خواہاں ہے وہ اپنے دین کی قیمت پر اس سرزمین میں بڑائی اور شہرت کی تلاش میں نہیں رہتا، بلکہ اگر اپنے اندر شہرت کی خوانش یا نمود کا شوق پائے تو اسے بصد کوشش عاجزی پر ڈھالتا ہے۔ سفیان الثوری نے عباد بن عباد کو ایک خط لکھا اور اس میں کہا: "ان لوگوں میں سے نہ بنو جو یہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی باتوں پر عمل کیا جائے، یا ان کی بات نشر کی جائے، یا ان کی بات سنی جائے، اور اعلی عہدوں کی محبت سے بچو کیونکہ عہدوں کی محبت انسان کو سونے اور چاندی سے زیادہ محبوب ہو جاتی ہے اور یہ ایک ایسا پر اسرار دروازہ ہے جسے انتہائی منجھے ہوئے اہل علم ہی دیکھ پاتے ہیں، لہذا اپنے دل کا جائزہ لو اور نیت پر مزید کام کرو"۔ شہرت اور نمود کا شوق نفس کی پوشیدہ بیماریوں میں سے ایک ہے جس کے کئی اسباب، علامات اور اثرات ہیں، اور اسی طرح اس کی خاص دوا اور علاج بھی ہے۔

اس بیماری کے اسباب

اس مرض اور بیماری کی وجوہات میں سے ایک وجہ دنیا کی حقیقت سے ناواقفیت ہے، جو کوئی اس حقیقت کے بارے میں سوچتا ہے کہ اس کا زوال ناگزیر ہے اور اس میں لذت بہت تھوڑی ہے، اور خواہ کتنی ہی بھی ہو بہر حال مختصر ہے، اور خواہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو بہر حال حقیر ہے، اور یہ کہ اس میں مسلمان اس سوار کی طرح ہے جو درخت کے سائے میں ستایا پھر اسے چھوڑ کر چلا گیا؛ اس کی آنکھوں میں اس کی شان و شوکت والی کوئی چیز بڑی نہیں ہوتی، نہ اس کا نفس اس کے ملبے میں سے کسی چیز کی خواہش کرتا ہے، اس بیماری کی ایک اور وجہ خود انسان کی اپنے آپ سے لاعلمی ہے، وہ خود کو اپنی حقیقت سے زیادہ بڑا سمجھ لیتا ہے، پھر گمان کرتا ہے کہ شہرت کے ذریعے وہ اپنا حق مانگ رہا ہے اور وہ خود کو بالکل اپنے لائق مقام پر رکھ رہا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ کیوں کر کے وہ خود کو ہلاک کر رہا ہے ، اس کی ایک اور وجہ احساس کمتری ہے، جسے آدمی شہرت کی طلب سے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور یوں اپنی پیاس بجھانا چاہتا ہے، اور اس کی چند مزید وجوہات میں سے یہ بھی ہے، خوشامدیوں کی کثرت جن کے چہروں پر خاک بکھیرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، جو سامنے والے کی حالت پر ترس نہیں کھاتے نہ اس پر خوشامد کے بد اثرات یعنی نفس کے پھول جانے، خود کو اعلی چیز سمجھ لینے اور

جھوٹی شہرت کے فریب میں مبتلا ہو جانے وغیرہ کو دیکھتے
ہیں۔

ان اس بیماری کی علامات

جہاں تک اس بیماری کی علامات کا تعلق ہے تو وہ بہت سی ہیں اور ان میں سے ہے ایک عالم کو بحث کرنے اور نمایاں ہونے لیے حاصل کرنا، نہ کہ سیکھنے اور عمل کرنےکے لیے، ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ٹیم نے فرمایا: (جو شخص علماء سے مقابلہ کرنے، یا نادانوں سے مباحثہ کرنے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانےکے لیے علم حاصل کرے، اللہ اسے آگ میں داخل فرمائے گا) (سنن ابی داود) اور ان میں سے یہ بھی ہے: اپنے بارے میں بہت زیادہ باتیں کرنا، جیسے کوئی کہے کہ میرے لیے اس طرح اور اس طرح ہے، میں یہ کر سکتا ہوں وہ کر سکتا ہوں، میرے پاس یہ ہے میرے پاس وہ ہے، جبکہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں الیسوں کی مثالیں بھی دی ہیں، ان میں سے ابلیس ہے، اللہ کی اس پر لعنت ہو جیسا کہ اللہ تعالی کے فرمان میں آیا ہے: {فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا؟ بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا } [الأعراف 12]، ان میں ظالم فرعون بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: {اور فرعون نے اپنی قوم کے در میان پکار کر کہا کہ : اے میری قوم ! کیا مصر کی سلطنت میرے قبضے میں نہیں ہے؟ اور (دیکھو) یہ دریا میرے بچے بہہ رہے ہیں، کیا ہمیں دکھائی نہیں دیتا؟} [الزخرف 51]، اور ان میں قارون بھی ہے جسے اللہ نے زمین کے اندر دھنسا دیا، جس نے کہا تھا:

{یہ سب کچھ تو مجھے خود اپنے علم کی وجہ سے ملا ہے} [القصص :78]، اسی طرح اس بیماری کی علامات میں یہ بھی ہے امارت اور قیادت کی طلب، اور اپنے ذاتی مفاد کے لیے اس کا متمنی ہو نا، نہ کہ اس کے حق کو نبھاتے ہوئے زمین اور بندوں کے فائدے کے لیے، بلکہ شہرت کی ہوس کی سکین اور خواہش نفس کو پورا کرنے کے لیے حاصل کرنا۔

اس بیماری کے آثار

شہرت کی طلب، پیسے، قیادت، علم، یا دیگر چیزوں کے ذریعے نمایاں ہونے کی خواہش کے اثرات میں سے ایک، دین کی خرابی بھی ہے، اللہ کی پناہ، امام احمد نے اپنی مسند میں کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کہ نبی ایم نے فرمایا: اگر دو بھیڑئے بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ ان کا اس سے زیادہ نقصان نہیں کرتے، جتنا بندے کے مال اورشرف پر حریص ہونے سے اس کے دین کا نقصان ہو جاتا ہے۔"(مسند احمد) ابن رجب رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ایک بہت بڑی مثال ہے جو رسول اللہ ا نے اس دنیا میں مال اور عزت کے لیے جدوجہد کے باعث مومن کے دین کی خرابی کے بارے میں دی، اور یہ کہ اس میں دین کی خرابی ان کھیلوں کی تباہی سے قطعا کم نہیں ہے جو رات بھر دو وحشی بھیڑیوں کے در میان رہ جائیں اور ان کے چرواہے ان سے غائب ہوں، پیس وہ بھیڑیں کھاتے ہیں اور ان کا شکار کرتے ہیں، اور یہ معلوم ہے کہ اس معاملے میں

جن دو بھیڑیوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کی تباہی سے صرف اکا دکا بھیڑیں ہی نہ پائیں گی"۔ [م المال والجاہ]، اس کے اثرات میں یہ بھی ہے کہ شہرت کا طالب و حریص شخص اس کے جال میں پھنس کر نواقض اسلام یا کبیرہ گناہوں میں بھی پڑ سکتا ہے، جیسا کہ فرعون، قارون، مشرکین قریش اور ابن سلول کے ساتھ ہوا، اور جیسا کہ آج بہت سے لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے، پڑھے لکھے جانے پینے اور قابل ذکر لوگ، اور وہ لوگ جو انٹرنیٹ پر شہرت اور قیادت کو پسند کرتے ہیں، ان میں سے بہت سے لوگوں کی نمایاں ہونے کی خواہش نے انہیں لوگوں کی چاپلوسی کرنے، ان کی خواہشات اور رضامندی کو اللہ کے احکام، اس کے فرمان اور رضامندی پر تری دینے پر مجبور کر دیا، تو انہیں اللہ تعالی کے غضب اور لوگوں کے غضب کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا۔

اس بیماری کا علاج

اور چونکہ یہ بیماریوں میں سے ہے، اس لیے اس کا مستقل علاج ہے اور ہونا بھی چاہیے، اور اس کا علاج ہے: دنیا کی حقیقت اور اس کی حقارت کو جانا، آخرت کی زندگی کو دیکھنا اور اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس پر غور کرنا، اس کی لذتیں جس میں کوئی پریشانی اور خلل نہ ہو گا، اپنی حقیقت کو جانا اور اس کی کمزوری کو پہچانا، اور اسے اللہ کی مدد کی ضرورت ہونے کو مانا جو اس کا خالق اور

پیدا کرنے والا ہے، اور اپنی قوت اور طاقت کا اللہ کی قوت اور طاقت کے ذریعے انکار کرنا، اس پاک ذات اللہ سے قول و فعل میں اخلاص کا سوال کرنا، اس بزرگ و برتر ذات سے فریاد کرنا کہ وہ نفس کی اس رغبت کو توڑ دے جس کی اس کو تلاش ہے، اور ان لوگوں کی حالت پر غور کرنا جو اس دنیا میں نمود چاہتے تھے، تو اللہ نے ان کو بدترین تباہی سے تباہ کر دیا، ان کی کمر توڑ دی، اور انہیں عبرت کا نشان بنا دیا، قیادت و امارت لینے سے بچتے رہنا کہ یہ برائی اور خطرے کا دروازہ ہے جبکہ انسان کمزور ہے اور اپنی ذات کے متعلق بے خوف نہیں رہ سکتا! اور یہ لانت ہے اور قیامت کے دن ذلت اور ندامت کا باعث ہوگی، جیسا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہتے ہیں کہ (میں نے عرض کی : اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا : ابوذر ! تم کمزور ہو ، اور یہ (امارت) امانت ہے اور قیامت کے دن یہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہو گی مگر وہ شخص جس نے اسے اس کے حق کے ساتھ لیا، اور اس میں جو ذمہ داری اس پر عائد ہوئی تھی اسے (اچھی طرح) ادا کیا (رواہ مسلم)